قائد احرار جانشینِ امیر شریعت حضرت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے انتقال پر علماء اور دانشوروں کا خراج تحسین

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ:

اس دور میں ان کی علمی وجاہت اور روحانی عظمت کی نظیر ملنا مشکل ہے۔

مولانا محمد مکی حجازی: (مکہ مکرمہ)

وہ حضرت امیر شریعت کے صحیح جانشین تھے۔ ایک جید عالم دین اور واقف احکام و اسرارِ شریعت تھے۔ ان کی تمام زندگی اعلاء حق اور ردّ فرقِ ضالہ میں گزری۔

مولانا عبدالحفیظ مکی: (مکہ مکرمہ)

حضرت ابوذر بخاری، علماء حق کی آبرو تھے۔

مولانا قاضی محمد زاھد الحسینی: (اٹک)

وہ تو جہاد فی سبیل اللہ کا تبلیغی فریضہ اداء کرتے ہوئے منزل کو پہنچ گئے، مگر امت ایک مخلص اور حق گو رہنما سے محروم ہو گئی۔

مولانا محمد اعظم طارق: (سپاہِ صحابہ)

آپ بجا طور پر امام اہل سنت تھے اور دشمنانِ اصحاب رسول کے لئے شمشیر بے نیام تھے۔

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی: (سپاہِ صحابہ)

ان کی تقریروں سے ہزاروں انسانوں کے عقائد درست ہوئے۔ ہم ایک متبحر عالم دین اور مشفق و مربی سے محروم ہو گئے ہیں۔

قاضی حسین احمد: (جماعت اسلامی)

شاہ صاحب اپنے اسلاف کی سچی تصویر تھے۔

نواب زادہ نصر اللہ خاں:

مولانا سید ابوذر بخاری، ایک حق گو عالم اور حضرت امیر شریعت کی نشانی تھے۔

محمد اعجاز الحق: (پاکستان مسلم لیگ)

قوم ایک عظیم عالم دین سے محروم ہو گئی ہے۔

مولانا حبیب اللہ مختار: (مہتمم جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

ان کی بے پناہ دینی خدمات ہی ان کی شخصیت کی پہچان ہیں۔

مولانا عبدالستار تونسوی: (تنظیم اہل سنت)

وہ صحیح معنوں میں اہل سنت کے بے باک ترجمان، محقق، اور عظیم دینی مفکر تھے۔

مولانا زاہد الراشدی: (ورلڈ اسلامک فورم)

وہ اپنے وقت کے جید اور وسیع المطالعہ علماء میں شمار ہوتے تھے۔ مجلس احرار اسلام سے عشق کی حد تک لگاؤ رکھتے تھے۔ وہ اپنے والد گرامی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے افکار و نظریات، ان کی وضع داری اور حق گوئی کی روایات کے امین تھے۔

مولانا سید سلمان احمد عباسی: (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

فصاحت و بلاغت، شوکت کلام، روانیٔ بیان، آواز کا دبدبہ اور طنطنہ، ان سب اوصاف کے ساتھ وسعت علمی اور جرأت رندانہ اس فرد واحد میں جمع تھیں۔ اس دور قحط الرجال میں ایسی عظیم شخصیت کا اٹھ جانا اہل اسلام کا بہت بڑا نقصان ہے۔

جناب مشفق خواجہ: (کراچی)

حضرت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری کے انتقال کی خبر پڑھی۔ اس ایک شخصیت کے اٹھ جانے سے کیسی کیسی شخصیتوں کی جدائی کا غم تازہ ہو گیا۔ ہمارے معاشرے کی عمارت نیکی کے جن دو چار ستونوں کے سہارے کھڑی ہے ان میں سے ایک گر گیا۔ یہ آپ کا یا میرا ذاتی غم نہیں، پوری قوم کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ اب ایسے لوگ پیدا نہیں ہوں گے۔ خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کے درجات بلند ہوں اور حضرت امیر شریعت کا فیضان نسل در نسل جاری رہے۔

حکیم علی احمد عباسی: (کراچی)

مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری کا انتقال، متبع سنت سب اہل ایمان کے لئے سانحۂ عظمیٰ ہے۔

ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری: (کراچی)

ان کی ذات گرامی، پہلے بزرگوں کی دینی، اخلاقی، تہذیبی اور قومی و ملی روایات کی امین تھی۔ وہ خود اپنی ذات سے بے شمار علمی، ادبی اور اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں اور اخلاقی محاسن کا مجموعہ تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں مختلف دینی اور علمی خدمات کے بہترین نقوش دوسروں کی رہنمائی کے لئے یادگار چھوڑے ہیں۔ وہ ایک یادگار زمانہ شخصیت کے مالک تھے۔

محمد اسحٰق بھٹی: (ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور)

سید ابوذر بخاری..... علم، کردار، اخلاق اور گفتگو میں منفرد حیثیت کے مالک تھے۔ تبلیغ دین کا سچا جذبہ

ان کے اندر موجزن تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے بے پناہ محبت ان کے دل میں راسخ تھی۔ صحابہ کرام اور ائمہ دین سے انتہائی لگن اور الفت ان میں پائی جاتی تھی۔

مولانا مجاہد الحسینی:

ادب اور صحافت کے محاذ پر قیام پاکستان کے بعد حضرت ابوذر بخاری نے ہی لادین عناصر کو سب سے پہلے للکارا۔ عربی، فارسی اور اردو میں وہ اپنا فکری سرمایہ چھوڑ گئے ہیں، اس سے آئندہ کئی نسلیں استفادہ کریں گی۔ وہ میرے علمی محسن تھے۔

مولانا عزیز الرحمن خورشید:

اللہ کا ڈر، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے محبت، ان کی زندگی کی متاعِ عزیز تھی۔

مولانا [illegible] رشید: (مہتمم جامعہ رشیدیہ ساہیوال)

ان کی بے مثال دینی استقامت نے شخصیت کا گہرا نقش چھوڑا ہے۔

مولانا ارشاد الحق اثری: (ادارۃ العلوم الاثری فیصل آباد)

حضرت شاہ جی کے انتقال سے علمی دنیا اندھیری ہو گئی۔ "موت العالمِ موت العالم" کا صحیح نقشہ سامنے آ گیا۔

مولانا محمد اسلم صدیقی: (پنجاب یونیورسٹی)

شاہ صاحب ایک درویش خدامست اور سچے عالم دین تھے۔

مولانا ظفر الحق: (سکھر)

انہوں نے موجودہ دور کے صاحبزادگان کی مانند حکومت پرستی اور زر کی ہوس میں خود کو آلودہ نہیں کیا اور اکابر کے نقش قدم پر رہتے ہوئے فریضۂ تبلیغ باللسان و بالقلم خوب نبھایا۔ ایسی نادر اور قادر الکلام شخصیت موجودہ دور میں میری آنکھوں نے نہیں دیکھی۔ افسوس اس بات کا ہے کہ آپ جس مقام و مرتبہ کی شخصیت تھے ہم انہیں وہ مقام نہ دلاسکے۔ اور نہ ہی اپنوں نے اس بات کو پسند کیا کہ حق دار کو حق دے دیا جائے۔

جناب علیم ناصری لاہور: (لاہور)

مجھے حضرت ابوذر بخاری مرحوم و مغفور سے ایک نسبت معنوی یہ بھی ہے کہ وہ شہداء بالاکوٹ کے والہ وشیدا تھے۔ وہ اپنی تقریر و تحریر میں ان عظیم ہستیوں کا ذکر بے پناہ قلبی گہرائیوں سے کیا کرتے تھے۔ انہوں نے علمی اور قلمی کام اپنے والد گرامی کی زندگی میں اور ان کے بعد جس جرأت و شجاعت اور عظمت و جلال سے سرانجام دیا وہ ایک یادگار ہے۔

کیا ایسے لوگ واقعی مرجاتے ہیں؟ ان کا ذکر ختم ہو جاتا ہے؟..... نہیں، ہرگز نہیں..... یہ لوگ اپنے اعمال وافکار اور عظمت کردار کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

اے ہمنفسان محفل ما

رفتید ولے نہ از دل ما

میاں محمد اسلم جان مجددی: (لاہور)

سید ابو معاویہ ابوذر بخاری، بیک وقت حافظ قرآن، متبحر عالم، خطیب فصیح البیان، مقرر طلیق اللسان اور عربی، اردو، فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ وہ خصائص و فضائل اور مکارم و مناقب میں حضرت امیر شریعت کا عکس تھے۔

مولانا فضل الرحیم: (لاہور)

وہ ایک بے مثال خطیب تھے۔ ان کے بیانات سن کر قرون اولی کے بزرگوں کی یاد تازہ ہو جاتی۔

مولانا سید محمد اجمل شاہ: (ژوب، بلوچستان)

ان کی اچانک موت نے سامراج دشمن علماء کے کاروانِ بخاری کو یتیم کر دیا ہے۔

سید محمد ارشد بخاری، ایڈووکیٹ: (احمد پور شرقیہ)

وہ اس عہد میں صحابہ کرام کے مشن کے سب سے بڑے علم بردار تھے۔

پروفیسر عباس نجمی: (لاہور)

میں ان کی صحبت میں نہ بیٹھتا تو شاید آج گمراہ ہوتا۔ وہ میرے فکری محسن تھے۔

ملک ربنواز ایڈووکیٹ: (چنیوٹ)

سید ابوذر بخاری فقرِ بوذرؓ کی سچی مثال تھے۔ پاکستان میں ان کی ٹکر کا دوسرا کوئی عالم نہیں۔

قاری محمد حنیف جالندھری: (مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان)

حضرت مولانا ابوذر بخاری کی زندگی ایک بیدار مغز، باخدا، اولوالعزم اور انقلابی قائد کی زندگی تھی۔ وہ ایسے قابل شاگرد تھے کہ ان کے استاذ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، ان کی ذہانت، خطابت اور علم و تحقیق پر فخر کرتے تھے۔ مولانا خیر محمد رحمہ اللہ نے ہمیشہ ان کے نام کے ساتھ "فصیح البیان" لکھا۔ وہ ان چند شخصیتوں میں بھی ممتاز تھے جنہوں نے اپنے اساتذہ سے خراجِ تحسین وصول کیا۔

مولانا ایاز احمد حقانی: (جامعہ اسلامیہ، شبقدر، سرحد)

انہوں نے مجلس احرار اسلام کے سٹیج سے تحریک تحفظ ختم نبوت کے لئے مجاہدانہ کردار اداء کیا۔ ان

کی دینی استقامت نسل نو کے لئے مینارۂ نور ہے۔

مولانا عبدالرشید ربانی: (سیکرٹری جنرل جمیعت علماء برطانیہ)

حضرت ابوذربخاری کے علمی تبحر اور تقوی کے سب معترف ہیں۔ ان کی زندگی دعوت و تبلیغ کی روشن مثال ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی:

ان جیسے وسیع المطالعہ محقق اور بذلہ سنج خطیب کا پایا جانا اب بظاہر ناممکن ہے۔

مولانا محمد ضیاء القاسمی:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ صحابہ کرام کی سیرت وسوانح کے حافظ تھے۔ علم و تحقیق اور خطابت و سیادت میں منفرد آدمی تھے۔

مولانا محمد اسلم شیخوپوری: (کراچی)

ان کا اعزاز و اکرام محض ایک بڑے باپ کا بیٹا ہونے کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ ان کے ذاتی کمالات، انسانی اخلاق، وسیع مطالعہ اور اسلامی صفات بھی ایسے تھے کہ ان کے دشمن بھی ان کے احترام پر اپنے آپ کو مجبور پاتے تھے۔ دفاع صحابہ کے سلسلے میں ان کی خدمات قابل رشک ہیں۔ اس مسئلہ میں وہ کسی قسم کی رواداری اور مفاہمت کے قائل نہ تھے۔ وہ یقیناً فنافی الصحابہ تھے۔

حضرت مولانا عبدالعزیز: (شجاع آباد)

وہ علم و فن کے پیکر اور اپنے فیوض سے دوسروں کو بہرہ مند کرنے والے تھے۔ اے کاش! کبھی ماز ہم عصروں نے ان سے استفادہ کیا ہوتا۔

جناب عزیز الرحمن لدھیانوی: (شیخوپورہ)

سید ابوذربخاری، اپنے والد امیر شریعت کے بقول ان کی تصویر تھے۔ وہ اپنے نظریات پر پوری استقامت اور ایمانی غیرت کے ساتھ آخردم تک قائم رہے۔

قاضی محمد طاہر علی الہاشمی:

اللہ تعالی نے ان سے دین کی حفاظت کا وہ عظیم کام لیا، جس کی توفیق اس کے خاص بندوں ہی کو ملتی ہے۔ وہ الحب للہ، والبغض للہ اور اشداء علی الکفار رحماء بینھم پر مکمل طور پر عمل پیرا تھے۔

پروفیسر محمد اسلم رانا: (لاہور)

ان کا ذکر الہی کی حالت میں اللہ پاک کے ہاں حاضر ہوجانا باعث تقویت ایمان ہے۔

سید انیس شاہ جیلانی:

ابوذر بخاری بھی جاتے رہے۔ ہم بھی ان سے جا ملیں گے۔

ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری: (منتظم مدرسہ ختم نبوت، ربوہ)

انہوں نے عمر بھر استحصالی افکار و نظریات کا توڑ پیدا کیا اور اسلامی اصول و عقائد کی ترویج کے لئے خالص دینی جدوجہد کی۔ انہوں نے احرار کارکنوں اور اپنے سامعین کو ایک ہی پیغام دیا کہ انسانی نظاموں کے خاتمہ اور الٰہی نظام کی بقاء و نفاذ کے لئے اپنی ساری توانائیاں صرف کر دو۔

عبداللطیف خالد چیمہ: (احرار ختم نبوت سنٹر چیچاوطنی)

حضرت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری نے دینی جدوجہد میں مزاحمت کا راستہ اختیار کیا اور مفاہمت کی مذمت کی۔

مولانا محمد اسحق سلیمی: (مدرسۃ العلوم الاسلامیہ بخاری نگر، گڑھاموڑ)

شاہ جی، ہمارے فکری مرشد، قائد اور سپہ سالار تھے۔ انہوں نے ہماری تربیت میں اپنی تمام صلاحیتیں صرف کیں اور عقیدہ و ایمان کے معاملہ میں احرار کارکنوں کو لافانی کر دیا۔

چودھری ثناء اللہ بھٹہ: (لاہور)

اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود سے ہزاروں انسانوں کو ہدایت دی۔

حفیظ رضا پسروری: (لاہور)

ان کی ہمت و جرأت، ان کے علم و فضل سے کسی طرح کم نہ تھی۔ ان کی شخصیت بہت اعلیٰ و ارفع تھی۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور عظمت صحابہ کے دفاع کی خاطر انہوں نے جو کارنامے سرانجام دیئے ان سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روحیں یقیناً خوش ہوں گی۔

مولانا محمد مغیرہ: (خطیب مسجد احرار، ربوہ)

انہوں نے قرآن و سنت اور اسوۂ صحابہ کی روشنی میں جو اصول و عقائد اختیار کئے وہ تادم واپسیں پوری استقامت کے ساتھ ان پر کاربند رہے۔

ابوسفیان تائب: (حاصل پور)

ان کی شخصیت علم و عمل کا حسین امتزاج تھی۔ وہ ازواج و اولاد، اور اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی عزت و عظمت کے حقیقی پاسبان تھے۔

حافظ ارشاد احمد دیوبندی:

وہ علم و عمل میں اپنے اسلاف کے وارث تھے۔ خطابت ورثہ میں ملی، جسے انہوں نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت ازواج و اصحاب رسول کے ابلاغ کے لئے وقف کر دیا۔

جناب نذیر حق: (لاہور)

امیر شریعت کی ایک نشانی دنیا سے رخصت ہو گئی اور یہ دنیا اللہ کے ایک سچے بندے سے خالی ہو گئی۔

عبد الستار سالک: (نائب امیر جمیعت المجاہدین جموں و کشمیر)

اللہ کریم نے جس طرح ان سے دین کی خدمت کا کام لیا وہ ان کی سعادت تھی۔ آج وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں لیکن ان کی دینی خدمات تاریخ کا حصہ رہیں گی۔ تحریک تحفظ ختم نبوت میں ان کا کردار اور قابل رشک قربانیاں آئندہ نسل کے لئے مشعل راہ ہیں۔ زمانہ کوشش کرے گا لیکن ان کا ثانی نہیں لا سکے گا۔

نذیر احمد غازی: (سابق اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب)

مولانا ابوذر بخاری نے منکرین ختم نبوت کو کیفر کردار تک پہنچانے میں تاریخی کردار ادا کیا۔

جناب احمد دین: (راولپنڈی)

ان کا قرآن پڑھنا، ان کے دروس اور ان کی مجالس یاد آرہی ہیں۔ باکمال شخصیتیں ایک ایک کر کے اٹھ رہی ہیں اور اندھیرا بڑھ رہا ہے۔

ملک وزیر غازی ایڈووکیٹ: (جماعت اسلامی، ملتان)

سید ابوذر بخاری اپنے والد حضرت امیر شریعت کے حریت فکر اور استقامت کردار کے سچے وارث تھے۔

جناب ولی محمد واجد: (سابق رکن ادارہ، روزنامہ امروز ملتان)

اس عہد میں وہ فلسفۂ عمرانیات کے امام اور تاریخ پر زبردست عبور رکھنے والے بہت بڑے عالم تھے۔ انہوں نے بے شمار فکری اور تاریخی مغالطوں کی نشاندہی کی، علماء کو متوجہ کیا اور آل و اصحاب رسول علیہم الرضوان کے خلاف سبائی سازشوں کو طشت از بام کیا۔

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری: (مدیر وفاق المدارس الاحرار پاکستان)

انہوں نے ساری زندگی مجاہدانہ شان اور فقیرانہ آن کے ساتھ بسر کی۔ وہ علم و تقوی اور جرأت و قربانی کا پیکر تھے۔ پاکستان میں لادین جمہوری سیاست کے خلاف سب سے پہلی، سب سے مؤثر اور سب سے منظم فکری تحریک انہوں نے ہی پیدا کی۔ شہرت، اقتدار اور آسائش کو ٹھکراتے ہوئے ہمیشہ دینی غیرت اور علمی دیانت کی تابناک مثالیں قائم کیں۔ وہ بانی تحریک مدح معاویہ اور محافظ ناموس صحابہ تھے۔

پروفیسر خالد شبیر احمد: (سابق ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان)

حضرت ابوذر بخاری نے پوری زندگی عقیدے اور نظریے کی جنگ لڑی اور احرار کارکنوں کو فکری لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا۔

مولانا محمد عبد اللہ، بھکر (جمیعت علماء اسلام)

انہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں بھی مجلس احرار اسلام کا نام زندہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اعلیٰ علمی استعداد اور صلاحیت عطاء فرمائی تھی۔ وہ ایک بلند مقام خطیب عالم باعمل و ادیب تھے۔